السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

ایک عورت نے حالت صحت میں فیما بینہما وبین اللہ خاوند کو اطلاع دیئے بغیر اپنا مہر بخش دیا مگر اپنے اقارب کے خوف سے اظہار نہ کیا آخر وہ جب بیمار ہوئی تو حالت بیماری میں چند گواہوں کے روبرو اپنے واقعہ سابقہ کا ذکر کر کے تحریر لکھوا دیا کہ میں بحالت صحت مہر معاف کر چکی ہوں۔ کیا اس صورت میں مسماۃ مذکور کا یہ کہنا اور معاف کرنا جائز ہے یا نہیں؟ اور واضح رہے کہ مسماۃ مذکور کے ورثاء نسبی ہیں اور ایک لڑکی نابالغ اور ایک خاوند مذکور۔

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

اس صورت میں مسماۃ مذکورہ کا بحالت صحت فیما بینہما وبین اللہ اپنا مہر معاف کر دینا جائز ودرست ہے اور بحالت مرض اس کا یہ اقرار کرنا کہ میں بحالت صحت معاف کر چکی ہوں بھی جائز ودرست ہے۔ سورۃ نساء

فَإِن طِبْنَ لَكُمْ عَن شَيْءٍ مِّنْهُ نَفْسًا فَكُلُوهُ هَنِيئًا مَّرِيئًا

صحیح بخاری مصری جلد 2 صفحہ میں ہے: قال الحسن: احق مایصدق به الرجل آخر یوم من الاخرة' وقال ابراهيم والحكم: اذا ابرالوارث من الدين بري وقال الشعبي: اذا قالت المراة عند موتها ان زوجي قضاني وقضيت منه جاز' وقد قال النبي صلى الله عليه وسلم: اياكم والظن فان الظن اكذب الحديث" انتهى

وفی فتح الباری جلد ۳ صفحہ ۲۵: واحتج من اجاز مطلقا بما تقدم عن الحسن ان التهمة فی حق المحتضر بعیدة' وبالفرق بین الوصیة والدین' لانهم اتفقوا علی انه لو اوصی فی صحته لوارثه بوصیة واقرله بدین ثم ارجع ان رجوعه عن الاقرار لایصح' بخلاف الوصیة فیصح رجوعه عنها' واتفقوا علی ان المریض اذا اقر لوارث صح اقراره مع انه یتضمن له بالمال وبان مدار الاحکام علی الظاهر' فلا یترک اقراره للظن المحتمل فان امره فیه الی اللہ تعالیٰ

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

فتاویٰ مولانا شمس الحق عظیم آبادی

ص144

محدث فتویٰ